سوال

تورات وانجیل کی بے ادبی کرنا جائز نہیں ہے۔

جواب

لحمد للہ.

ں:

ان پر اللہ تعالی کے تمام رسولوں اور اللہ تعالی کی نازل کردہ تمام کتابوں پر ایمان لانا واجب ہے، فرمانِ باری تعالی ہے :

آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمَنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ

ۃ:285]

ل ایمان یہ یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالی ایک ہی ہے، اس کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں، نہ ہی اس کے سوا کوئی رب ہے، سب اہل ایمان تمام انبیائے کرام اور رسولوں سمیت اللہ تعالی کی اپنے بندوں پر نازل کردہ کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں۔" ختم شد

"تفسیر ابن کثیر" (1/736)

، یہ بھی بتلا دیا ہے کہ اہل کتاب نے تورات اور انجیل میں تحریفات کی ہیں، انہوں نے کلام الہی بدل کر رکھ دیا، تاہم ان کی یہ تحریفیں مکمل کتاب میں نہیں تھیں، چنانچہ ان کی انہی محرف کتابوں میں سچ باتیں بھی شامل ہیں، اسی لیے ان کتابوں کی بے ادبی جائز نہیں ہے؛ کیونکہ ان میں کچھ نہ کچھ کلام الہی اپنی اصل.

ج" (1/178) میں کہتے ہیں :

ا شد

ی طرح علامہ خطیب شربینی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

ا شد

"مغنی المحتاج" (1/162-163)

ں" (8/63) میں کہتے ہیں :

ا شد

ں" (1/287) میں کہتے ہیں :

ا شد

م :

ی بھی مسلمان کو سابقہ نازل شدہ کتب رکھنا زیب نہیں دیتا، ہاں اگر کوئی اہل علم میں سے اور وہ ان کتابوں کو پڑھ کر ان میں موجود جھوٹی اور تحریف شدہ چیزیں عیاں کرنا چاہتا ہے تو اس کے لیے جائز ہے۔

مد: (14736) میں سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ : "سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اہل کتاب سے ملی ہوئی کوئی تحریر لے کر آئے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پڑھنے لگے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا عمر رضی اللہ عنہ پر غضب ناک ہوئے

یں اہل کتاب کی کتابوں میں سے کچھ مل جائے تو ہم اسے اپنے پاس محفوظ نہ رکھیں، تاہم اس کا مطلب یہ بھی نہیں ہے کہ ہم اس کی بے ادبی کریں اور کوڑے وغیرہ میں پھینک دیں، ہاں اسے مزید بے ادبی سے بچانے کے لیے جلا دیں؛ کیونکہ ان کتابوں میں اللہ تعالی کا نام اور اللہ تعالی کی صفات ضرور ہوتی ہیں

واللہ اعلم

اسلام سوال وجواب

ر: 145665